

صاحبِ حُسن و جمال اور صاحبِ فضل و کمال

چھپ گیا زیرِ زمین اسلام کا اک شہسوار
مجلسِ احرار دیں کا سب سے بڑھ کر شاہکار
غازی و نیک و ولی کوہِ شجاعت باوقار
عاجزوں بیکس، یتیموں، مظلوموں کا علمگار
ان کی صفوںِ خوبیوں کا ہو نہیں سکتا شمار
اور تھا وہ گلشنِ اسلام کی تازہ بہار
قادرِ مطلق نے بٹھے تھے فضائلِ بے شمار
جس نے ساری زندگی اسلام پر کر دی نثار
ان کا مقصد خدمتِ اسلام تھا لیل و نہار
کھینچ لیتا تھا دلوں کو دین کا وہ شہسوار
سنگدل روتے تھے اکثر ہم نے دیکھے زار زار
کیا فصاحت کیا بلاغت ان پہ تھی یارو نثار
انہی نظروں میں خس و خاشاک تھے سب تاجدار
خاتمِ مرسل کی الفت میں وہ ہر دم بیقرار
انہی فطرت میں تواضع و عبزو حلم و انکسار
ایسا مشکل ہے ملے گا دین کا خدمت گزار
انہی پونہی ان کا سرمایہ یہی ہے یاد گار
کوئی مشکل سے ملے گا ان کا ہمسر نامدار
حق پرستی فاقہ مستی بس یہی ان کا شعار
قوم و ملت، دین کا ہمدرد حامی پاسدار
بس یہی دنیا میں تھا ان کا عزیز و روزگار

کیا سناؤں کیا بتاؤں رنج و غم کی داستان
بیکرِ صدق و صفا اور معدنِ مہر و وفا
خوبصورت نیک سیرت خوش سال و خوش مزاج
صاحبِ صبر و تحمل، بردبار و دین دار
صاحبِ حسن و جمال اور صاحبِ فضل و کمال
وہ بخاری گوہرِ نایاب تھا حق کی قسم
وہ شرافت اور نجابت میں تھا خود اپنی مثال
کیا کروں میں خوبیاں مردِ مجاہد کی بیاں
حُبِ دنیا حُبِ زر سے ان کا سینہ پاک تھا
سر سے لیکر پاؤں تک اسلام کی تصویر تھا
ان کو بختا تھا خدا نے اس قدر حُسنِ بیاں
حافظِ قرآنِ نمازیِ مومن و غنموار قوم
انکے دل میں خالق و مالک کا بس اک خوف تھا
سرورِ کونین کی طاعت میں وہ سرشار تھا
مصطفیٰ کے عشق سے دل سینہ پر انوار تھا
ہر رگ و ریشہ میں ان کے جذبہِ اسلام تھا
زندگی ان کی کٹی کچھ ریل میں کچھ جیل میں
فقر و فاقہ تو ملا تھا ان کو ورثہ میں عزیز
سادگی تو ان کے جسم و جان پر قربان تھی
وہ صحیح معنوں میں تھا اسلام کا ماہرِ طیب
کیا اسیری کیا فقیری انکے دل کی تھی غذا

پرچم ختم نبوت کو وہ لہراتا رہا
انکو بخشا تھا خدا نے اس قدر محکم یقین
بغض و بخل و کبر و کینہ سے وہ بالکل پاک تھا
سر سے لیکر پاؤں تک وہ ہر صفت موصوف تھا
فرد واحد تھا مگر تھی انجمن کی انجمن
ساری دنیا میں ہمیں دکھلاؤ تو ایسا خطیب
جب سر منبر کھڑا ہوتا وہ دنیا کا خطیب
جب پڑھا کرتا تھا منبر پر وہ قرآن عزیز
دیکھنے والوں کو پھر تو یونہی آتا تھا نظر
پاک فطرت نیک طینت نیک خصلت خوش مقال
خندہ پیشانی سرو قد دین کا اک پہلوان
قوم کے محبوب تھے مقبول منظور خدا
اب نہیں امید کوئی جو ملے ایسا خطیب
روندا تھا دشمنوں کی فوج کو مرد جواں
خاک سمجھے گا بخاری کا عزیز، وہ مقام
مال دنیا شان و شوکت کچھ نہیں میرے عزیز
باغیوں کا مال و دولت دیکھ کر نہ بھولنا
دین اور ایمان جیسی کوئی بھی دولت نہیں
شاہ بخاری خدمت اسلام پوری کر گیا
قوم افزنگی سے آخر دم رہا سینہ سپر
گورے گورے رنگ والوں کے وہ آگے ڈٹ گیا
رات دن جو انکے دشمن درپے آزار تھے
سوچتے رہتے تھے جو تدبیر انکے قتل کی

کوہ استقلال تھا غازی مجاہد بردبار
دین کے دشمن نظر آتے انہیں مثل غبار
ان کی پیشانی پہ بل دیکھا کبھی نہ ایک بار
وہ بخاری تھا بزرگان سلف کی یاد گار
گویا سمجھو فوج کو لایا ہوا تھا درکنار
نوجواں جادویاں، شیریں زباں، پرہیز گار
صد سے بڑھ جاتا تھا سب کا شوق و ذوق و انتظار
دم بنود مدہوش ہو جاتی تھی مجلس بے قرار
ہو رہا ہے آج ہی نازل کلام کر دگار
طور و اطوار و طریقہ سب کا سب ہی شاندار
کانپتے تھے انکی صورت، دیکھ کر سب ہلکار
انکی حق گوئی ویسا کی ہے سب پر آشکار
گرچہ عالم اور واعظ پاؤں گے تم بے شمار
آج تک دیکھا نہیں ہم نے کوئی ایسا سوار
جڑھ گیا ہو جس کو کفر و شرک صدعت کا بخار
عمل صلح، زہد و تقویٰ پر ہے بخشش کا مدار
کافروں کے واسطے دنیا ہے جنت کی بہار
کوٹھیاں بیٹھے نہیں ہیں کوئی جائے افتخار
حشر میں بدل ملے گا نیکیوں کا بے شمار
چھوڑ کر جانا پڑا ان کو یہاں سے زینہار
چھوڑ کر وہ بھاگ نکلے ہند کی تازہ بہار
ہو گئے وہ خود ہی آخر قعر ذلت کا شکار
ان کو اپنائی پڑی پھر ایک دن راہ فرار

مسد ختم نبوت میں رہے وہ استوار
سو گئے مقصود میں اپنے وہ آخر کا مگار
جس نے شیرازہ فرنگی کا کیا ہے تار تار
اس لئے روتی ہے دنیا آج ان کو زار و زار
انبیا، نہ اولیا، نہ مالدار و ظاکر
سب کے سر پر موت کا ڈنکا ہے بھنا ایک بار
ان کو بھی جانا پڑا دنیا سے تنہا ایک بار
قبر پر اب حسرتیں روتی ہیں ان کو زار و زار
اونچے اونچے خاک پر دیکھیں گے نیچا ایک بار
جوڑ سارے ٹوٹ جائیں گے عزیز و ایک بار
پیس ڈالوں گی میں تیراز و سارا ایک بار
ساز ہستی کر دیا ہے موت نے اب تار تار
اب نہیں امید کوئی آئے گلشن میں بہار
ان کی حق گوئی کے نفعے گا رہا ہوں بار بار
مصطفیٰ کے حق سے رہتا تھا ہر دم مستوار
کیونکہ حالات زمانہ اب نہیں ہیں سازگار
ماننے والوں کو ان کے طور پہ رکھ برقرار
ان کی تربت پہ ہو سایہ رحمت پروردگار
یا الہی بخش دینا سب کے سب روز شمار
حشر کے میدان میں کرنا نہ ہم کو شرمسار
ہر بشر اسلام کا غازی بنے خدمت گزار

ان کی جرأت اور قناعت کے ہیں سب قائل ظہیر

قوم کے چھوٹے بڑے سب مردوزن ہیں اشکبار

ڈٹ گیا دشمن کے آگے دین کا غازی عزیز
دشمنان دین سے غازی نے بازی جیت لی
اس مجاہد کا سنو اس قوم پر احسان ہے
کم بہت ہوتے ہیں پیدا نامور ایسے خطیب
موت کے چنبے سے کوئی آج تک چھوٹا نہیں
"کل نفس ذائقۃ الموت" ہے فرمانِ حق
تنت شاہی جن کا اڑنا تھا ہوا کے دوش پر
چل دے دارِ فنا سے بادشاہانِ جہاں
کوٹھیاں بٹگے یہیں پر سب کے سب رہ جائیں گے
تاج والے راج والے خاک میں مل جائیں گے
موت کھتی ہے نہ اترا زور پر تو اس قدر
"موتِ عالمِ موتِ عالم" ہے یہ فرمانِ رسول
چل بسا سونے عدم وہ چھوڑ کر ہم کو یتیم
شاہ بخاری دین حق کا تھا وہ اک زندہ نشان
شاہ بخاری سے وحدت کے تھے سے مست تھا
یا الہی قوم کو فتنوں سے تو محفوظ رکھ
یا الہی شاہ بخاری پر ہو رحمت کا نزول
مانگتا ہوں ہاتھ پھیلا کر خدا سے یہ دعا
ان کے فرزند و عیال اور جسدِ احباب ہیں
یا الہی بیکوں پر کیجئے نظرِ کرم
یا الہی مومنوں کی دستگیری کیجئے